کرکٹ دنیا کو عالمی گاؤں بنا رہی ہے

تحریر: سہیل احمد لون

جارج برنارڈ شاہ نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ کرکٹ ایسا کھیل ہے جسے گیارہ دیوانے کھیلتے اور گیارہ ہزار دیوانے دیکھتے ہیں۔ جب اس نے یہ بات کہی ہوگی تو اس وقت کرکٹ کے پرستاروں کی تعداد شاید اتنی ہی ہو کہ ایک میچ کو دیکھنے گیارہ ہزار لوگ ہی آتے ہوں مگر آج کرکٹ کی دنیا پرستاروں کے لحاظ سے فٹبال کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ اس وقت دنیا میں کرکٹ کے شیدائیوں کی تعداد تقریباً 4 ملین سے تجاوز کر چکی ہے۔ سولہویں صدی میں جب انگلینڈ نے محدود پیمانے پر کرکٹ کھیلنے کا آغاز کیا ہوگا تو کون سوچ سکتا تھا کہ یہ کھیل اتنا مقبول ہو جائے گا کہ بھارت جیسے ملک جہاں 22 قومی زبانیں ہیں وہاں کرکٹ کی ایک ہی بھاشا ہوگی اور پاکستان میں کرکٹ شاید واحد کھیل ہے جو لمحوں میں ہمیں تمام فرقہ واریت اور صوبہ پرستی سے نکال کر پاکستانی بنا دیتا ہے۔ گورے کرکٹ کے موجد ہیں مگر آج تک عالمی چیمپئن نہ بن سکے 1700ء میں تاجدار برطانیہ کا سکہ دنیا میں چلتا تھا برطانوی سلطنت نے جہاں اپنی زبان، قوانین اور پارلیمانی نظام کو دنیا میں چلایا وہاں کرکٹ کو بھی متعارف کروایا۔ اس وقت لوگوں کے پاس وقت گزاری کے لئے کوئی خاص کھیل یا سرگرمی نہیں تھی۔ لوگ مرغوں کی لڑائی کروا کر یا اپنے ہاتھوں پر دھات کے بنے بکسوئے Bare knuckle چڑھا کر باکسنگ کرتے، دونوں صورتوں میں خون ہی نکلتا۔ ایسی صورت میں کرکٹ کھیلنا ایک شریفانہ کھیل تصور ہوتا تھا، جسے شاہی سرپرستی حاصل تھی۔ شروع میں جب کرکٹ مقبول ہو رہی تھی تو اس وقت اسے چرچ کی جانب سے کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دور کے خادم رضوی جیسے مسیحی مبلغین نے اتوار کو چرچ آنے کی بجائے لوگوں کا کرکٹ کھیلنا یا دیکھنا پسند نہ فرمایا۔ 1611ء میں Sussex کے دو کھلاڑیوں کو اتوار کے روز چرچ جانے کی بجائے کرکٹ کھیلنے پر عدالتی سزا سنائی گئی۔ 1664ء میں پارلیمنٹ نے Gambling Act پاس کیا جس کی مطابق کرکٹ میں سٹہ بازی یا شرط لگانے کی حد مقرر کی گئی جو £100 تھی۔ 1696ء میں میڈیا آزاد ہوا تو کرکٹ پر رپوٹنگ ہونا شروع ہوئی، اس وقت کے معروف شاعر James Dance کی کرکٹ پر لکھی گئی نظم 5 جولائی 1744ء میں شائع ہوئی اس کے بعد کرکٹ پر شاعری باقاعدہ اخباروں میں شائع ہونا شروع ہوئی۔ کرکٹ کی تاریخ میں کھیل کے دوران ہلاک ہونے والے پہلے کھلاڑی Hennry Brand تھے جو 1616ء میں Thomas Latter کا بلا سر میں لگنے سے جان کی بازی ہار گئے۔ اس کے بعد دوسرا واقعہ 1749ء میں پیش آیا جب پرنس آف ویلز فریڈرک لوئس جو George II اور ملکہ کیرولائن کے بڑے بیٹے تھے میچ دیکھنے کے دوران گیند سر پر لگنے سے ہلاک ہوئے۔ پرنس بذات خود کرکٹ کے اچھے کھلاڑی بھی تھے۔ بھارت کے رامن لانبا اور آسٹریلوی بلے باز Phil Huges بھی بانسرز لگنے سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

1730ء میں یہ کھیل تماشائیوں میں مقبول ہو چکا تھا۔ Duke of Richmond، Sir William Gage اور Edward Stead نے دو دہائیوں میں کرکٹ کو انگلینڈ میں کافی مقبول کھیل بنا دیا۔ 1747ء میں خواتین نے بھی باقاعدہ کرکٹ کھیلنا شروع کر دی

تھی۔ 1750ء تک کرکٹ میں بنیادی قوانین بھی متعارف کروا دیئے گئے جن میں بلے کی لمبائی + چوڑائی، رنز بنانے کے طریقہ کار کے علاوہ گیند بازی کے طریقہ کار شامل تھے۔ اس سے قبل انڈر آرم بولنگ کروائی جاتی تھی، پھر راؤنڈ آرم اور آخر کار اوور آرم کا طریقہ قانونی قرار پایا جو آج کی جدید کرکٹ میں بھی شامل ہے۔ 1776ء تک انگلینڈ میں کرکٹ گراؤنڈز اور پچ بھی بنائی گئیں اس سے قبل بھی ناہموار جگہ پر گیند بازی کروائی جاتی تھی اور 2 وکٹیں زمین میں گاڑ کر اسے سٹیمپ تصور کیا جاتا تھا۔ امپائر کے ہاتھ میں بھی ایک چھڑی ہوتی تھی جسے بلے باز چھو کر رنز مکمل کرتا تھا اس کے بعد وکٹوں کے پاس ایک گڑھا کھود کر بلے باز اسے چھو کر رنز مکمل کرتا۔ اوور آرم گیند بازی کے بعد گیند کی رفتار اور اچھال کی وجہ سے کھلاڑی زخمی ہونا شروع ہو گئے تھے تو ہموار پچ کو متعارف کروایا گیا جس کی لمبائی شروع میں 22 گز تھی ، کرکٹ کی تاریخ میں پچ کی لمبائی میں آج تک کوئی تبدیلی نہیں کی گئی، پھر 3 وکٹوں اور کریز کو متعارف کروایا گیا۔ 1770ء میں کلب کرکٹ کی بنیاد ڈالی گئی White Condit Club, Islington Club اور Marylebone Cricket Club اس دور کے مقبول ترین کلب تھے۔ کرکٹ کی تاریخ MCC کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ 1776ء سے تین وکٹوں سے کھیلنے کا قانون بنا۔

1787ء میں دنیائے کرکٹ کا سب سے تاریخی میدان Lords آباد ہوا۔ بین الاقوامی ٹیسٹ کرکٹ شروع ہونے میں ایک صدی کا عرصہ لگا۔ 1877ء سے ٹیسٹ کرکٹ کا باقاعدہ آغاز ہوا مگر مقبولیت 1882ء میں ایشز سیریز سے ہوئی۔ آسٹریلیا سے انگلینڈ کی تاریخ ساز شکست نے دونوں ممالک کو کرکٹ کے میدان میں روایتی حریف بنا دیا جو آج تک قائم ہے۔ 1848ء میں Nicholas Wanostracht نے ہاتھوں کی حفاظت کیلئے گلوز اور ٹانگوں کو گیند سے بچانے کے لئے Pads ایجاد کئے جس کا ذکر اس نے اپنی کتاب Felix on the Bat میں بھی کیا۔ 19 ویں صدی میں کرکٹ تمام Counties تک پھیل چکی تھی۔ Kent کاؤنٹی سب سے پہلی کرکٹ کاؤنٹی تصور کی جاتی ہے۔ آسٹریلیا سے کرکٹ میچز کھیلنے کے بعد انگلینڈ نے جنوبی افریقہ سے بھی کرکٹ کھیلنا شروع کر دی۔ انگلینڈ میں کاؤنٹی کھیلنا ایک اعزاز سمجھا جاتا تھا۔ 1970ء کی دہائی میں Worcestershire کاؤنٹی نے عمران خان کے ساتھ ایک سال کا معاہدہ کیا۔ جس کا ذکر عمران خان نے اپنی آٹو بائیوگرافی کتاب Imran Khan by Christopher Sandford میں بھی کیا کہ کاؤنٹی کرکٹ کی بدولت وہ اپنے باؤلنگ ایکشن کو Remodel کرنے میں کامیاب ہوئے۔ آسٹریلوی بلے باز گراہم ییلپ نے 1878ء میں جب پہلی بار ویسٹ انڈیز کی طوفانی باؤلنگ کا سامنا کیا تو کچھ مبصرین نے کہا کہ تعجب ہے لوگوں کو ٹانگوں اور اعضائے تناسل کے ساتھ ساتھ سر کی حفاظت کرنے کا خیال آنے میں ایک صدی لگ گئی۔ سر ویوین رچرڈز نے ہیلمٹ پہن کر کھیلنے کو بزدلی قرار دیا اور کبھی ہیلمٹ سر پر نہ رکھا۔ IPL,Big Bash, PSL وغیرہ نے انگلینڈ کرکٹ کاؤنٹی کو کافی متاثر کیا ہے مگر ایسی صورت حال سے پہلے بھی واسطہ پڑ چکا ہے جب 1850s میں آسٹریلیا کے مارکیٹنگ ایکسپرٹ Chales Dicken کو انگلینڈ بھیجا جس نے اس وقت کے معروف کھلاڑیوں سے 150£ تنخواہ پر آسٹریلیا جا کر کھیلنے کا معاہدہ کیا حالانکہ اس وقت وہ کھلاڑی انگلینڈ میں فی میچ 3£ کماتے تھے۔

31 اگست 1769ء میں جب Minshull نے تاریخ کی پہلی سینچری Dorest's x 1 کی طرف سے کھیلتے ہوئے Wrotham

کے خلاف بنائی تو کسی نے یہ سوچا نہ ہوگا کہ ایک روز سچن ٹنڈلکر سنچریوں کی سنچری بھی بنا ڈالے گا۔ 1877ء میں ملبورن کرکٹ گراونڈ میں آسٹریلیوی بلے باز Charles Bannerman نے انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں پہلی سنچری بنائی۔ لارڈز کے تاریخی گراونڈ میں پہلی سنچری بنانے کا اعزاز انگلینڈ کے Allan Steel کے پاس ہے انہوں نے آسٹریلیا کے خلاف 1884ء میں 148 رنز کی اننگز کھیلی۔ برصغیر میں پہلی سنچری کلکتہ میں 1806ء میں R.Vansittart نے بنائی۔ 1868ء میں پہلی مرتبہ دو مخالف ٹیموں کے کھلاڑیوں نے مخصوص رنگوں کی ٹوپیاں پہننا شروع کیں۔ 1900ء میں چھ گیندوں کا اوور کروانا شروع کیا گیا اس سے قبل چار گیندوں کا ہوتا تھا۔ 1947ء کے قانون کے مطابق حالات کے مطابق چھ یا آٹھ گیندوں کا اوور کرنے کی اجازت دی گئی اسی قانون کے تحت 1975ء کا پہلا عالمی کپ کھیلا گیا جس میں آٹھ گیندوں کے اوورز کروائے گئے۔ 1979ء کے بعد صرف چھ گیندوں کا اوور کرنے کا قانون بنا جو آج تک قائم ہے۔

1909ء میں کرکٹ کی گورننگ باڈی امپیریل کرکٹ کونسل کے نام سے بنائی گئی جس میں انگلینڈ' آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے نمائندگان شامل تھے۔ 1965ء میں اسے انٹرنیشنل کرکٹ کانفرنس کا نام دیا گیا۔ 1989ء میں اسے ICC کا نام دیا گیا جو ایک گلوبل گورننگ باڈی ہے جسے 2005ء میں انگلینڈ سے دوبئی منتقل کردیا گیا۔ جس میں کل ممبران کی تعداد 105 ہے جن میں 12 فل ممبرز ہیں یعنی انکو ٹیسٹ سٹیٹس دیا گیا ہے جبکہ 93 ایسوسی ایٹ ممبرز ہیں۔ اس کے برعکس فٹبال میں تمام ممبران کی حیثیت برابر ہوتی ہے۔ 1977ء میں جب آسٹریلیا میں کیری پیکر ورلڈ سیریز رنگین یونیفارم پہن کر کھیلی گئی تو اس پر بہت تنقید کی گئی اور اس میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو بھی جرمانے اور پابندیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آج کرکٹ کی رنگینی اسی کیری پیکر کی مرہون منت ہے۔ 1992ء کا عالمی کپ رنگین یونیفارم اور سفید گیند سے ہوا جس کے ون ڈے میچز میں وردی رنگین کردی گئی۔ زمانے کی تیزی دیکھ کر T20 متعارف ہوئی اور 2007ء سے اس کا بھی باقاعدہ عالمی کپ منعقد ہو رہا ہے۔ اس وقت T10 باقاعدہ لانچ کر کے کرکٹ کو اولمپکس میں شامل کرنے پر کام ہو رہا ہے اور عنقریب چین کی کرکٹ ٹیم بھی دنیا میں متعارف ہونے والی ہے۔ جس کے بعد اس کے شائقین کی تعداد فٹبال سے بڑھ سکتی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اور تھرڈ امپائر سے کھیل کی شفافیت میں اضافہ اور شائقین کے لیے دلچسپی مزید بڑھی ہے۔ امریکہ نے آزدی حاصل کر کے برطانوی پارلیمانی نظام کورائج نہ کرنے کیساتھ برطانوی کھیل کرکٹ کو بھی خاطر میں نہ لا کر آزاد ہونے کا ثبوت دیا۔ انہوں نے کرکٹ کو پروموٹ کرنے کی بجائے فٹبال، رگبی اور بیس بال کو مقبول کیا۔ تاجدار برطانیہ کی حکمرانی کا سورج غروب ہوا تو امریکہ نے سپر پاور ہونے کا ثبوت کھیلوں میں اجارہ داری سے بھی دیا۔ آج سپورٹس کورٹ پر امریکہ کی حکمرانی ہے۔ قوموں کے عروج سے انکی زبان، ثقافت، قوانین اور قومی کھیل دنیا میں مقبول ہوتے ہیں۔ جب مسلمانوں کا عروج تھا تو انہوں نے کس کھیل کو مقبول کیا؟ کیا آنے والے وقتوں میں مسلمانوں کو عروج ملتا نظر آرہا ہے؟ فی الحال تو ہماری نظر کا مرکز انگلینڈ میں ہونے والے بارہویں عالمی کپ پر ہیں...... کیا اسے ہمیشہ کی طرح برطانیہ کے تسلط میں رہنے والے ہی جیتیں گے یا ان پر حکمرانی کرنے والے گورے؟ ہار جیت کھیل کا حصہ ہے لیکن مجھے یہ لکھنے میں کوئی عار نہیں کہ آج کے ذرائع ابلاغ کھیلوں کے ذریعے دنیا کو گلوبلائز کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور قومیں ایک دوسرے کے نزدیک آرہی ہیں اور دنیا کو

عالمی گاؤں بنانے کا خواب بنانے میں کرکٹ کا کردار نا قابل فراموش ہے جو مستقبل کیلئے ایک نیک شگون تصور کیا جا سکتا ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

12-01-2019